بُلِٹن اکتوبر ۲۰۱۱ء

ختمِ نبوت کی داعی واحد جماعت

حضرت محمد مصطفیٰ (ﷺ) کے بعد کوئی نبی نہیں، نہ نیا نہ پُرانا

مدیر
شاہد عزیز

اعلانات اور خبریں

انگلستان

نماز جمعہ ۱ بجے دوپہر

مجالس

مجلس مُنتظمہ ۱۲ اکتوبر ۲۰۱۱ء ۲ بجے بعد دوپہر

مجلس عامہ ۱۲ اکتوبر ۲۰۱۱ء ۳ بجے بعد دوپہر

جماعت کی سالانہ میٹنگ ناگزیر حالات کی وجہ سے فروری ۲۰۱۲ء تک مُلتوی کردی گئی ہے۔

اخبار احمدیہ

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ

وفات

مسز مری علی ۔ اہلیہ مجید علی مرحوم (یوکے)

صہیب حسین لالہ ۔ نیوزی لینڈ

مسز اسحاق روزن ۔ سرینام

ڈاکٹر عبدالسلام شیخ ۔ پاکستان

مرحوم حضرت مولانا عبدالحق وِدیارتھی کے بڑے صاحبزادے اور شاہد عزیز اور زاہد عزیز (یوکے) کے ماموں تھے۔

حضرت امیر ایدہ اللہ

۱۷ ستمبر ۲۰۱۱ء بروز ہفتہ کو انگلستان تشریف لائے ہیں۔ ممبروں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے امیر کی انگلستان موجودگی سے فائدہ اُٹھائیں اور ذاتی طور پر اُن سے مُلاقات کریں اور اپنی روحانی تشنگی دور کریں۔

دُعا کی درخواست

محترم ممبر راس محمود صاحب کی دُختر عزیز
محترم اکبر عبداللہ صاحب کے بیٹے اور
محترم ومکرم چوہدری مسعود اختر صاحب، سابق نائب امام دارالسلام لندن
کے اپریشن ہوئے ہیں۔ ممبران سے درخواست ہے کہ وہ اُن کی جلد اور مکمل صحت کے لئے دُعا کریں۔

عید الاضحی

۶ نومبر ۲۰۱۲ء بروز اتوار ہوگی۔ پہلی جماعت پورے گیارہ بجے ہوگی۔ ممبران سے درخواست ہے کہ وقت پر تشریف لائیں۔

یومِ شرم

شاھد عزیز

۷ستمبر پاکستان، اُس کی حکومت اور عوام کے لئے یومِ شرم ہے۔ اِس لئے کہ اِس روز فیشسٹ مُلاوں نے ایک سوشلسٹ سیاسی جماعت سے مل کر حضرت نبی کریم ﷺ کا کلمہ پڑھنے والوں کی ایک جماعت کو کافر قرار دیا۔ اِن مولویوں کو اپنے گندے مقاصد کی تکمیل کے لئے اُس جماعت یعنی پیپلز پارٹی کے پیر پکڑنے پڑے جس کو وہ الیکشن سے پہلے خود کافر قرار دے چکے تھے۔

اِس موقع پر پاکستان کے بہت سے اخبار خصوصی ضمیمے شائع کرتے ہیں۔ اِس سال پاکستان کے ایک جانے مانے اخبار نوائے وقت نے جو کچھ لکھا ہے اُس پر میں کچھ اظہارِ رائے کرنا چاہتا ہوں گو میں جانتا ہوں کہ آزادی اظہار رائے کے اِن دعوداروں میں اتنا حوصلہ نہیں ہوگا کہ یہ جوابی مضمون اپنے اخبار میں شائع کریں۔

اخبار لکھتا ہے کہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد مسلمانوں کا جذبہ جہاد ختم کرنے کے لئے ایک رپورٹ تیار کی گئی جس میں یہ تجویز پیش کی گئی کہ ہندوستان میں ایک نبی پیدا کیا جائے جو کہ مسلمانوں میں جہاد موقوف کرنے کی تبلیغ کرے۔ اور یہ کہ اِس رپورٹ کی ایک کاپی انڈیا آفس لائیبریری میں آج بھی موجود ہے۔

عرض ہے کہ اِس رپورٹ کا چرچہ تو بہت سُنا ہے اور یہ بھی کہ اِس کی ایک کاپی انڈیا آفس لائیبریری میں موجود ہے لیکن حیرت کہ بات تو یہ ہے کہ آج تک کسی نے بھی اِس کی نقل مُہیا نہیں کی۔ اِس طرح کی کذب زبانی ہمارے مُخالفین کی عادت ہے۔ اور اِس کی بہت سی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں لیکن آج میں صرف اِس درخواست پر اکتفا کرتا ہوں کہ صرف باتیں بنانے کی بجائے مہربانی فرما کر اُس رپورٹ کی کاپی لے کر شائع کردیں۔

افسانے بنانا آسان ہے لیکن تاریخی حقائق کا مقابلہ کرنا بہت

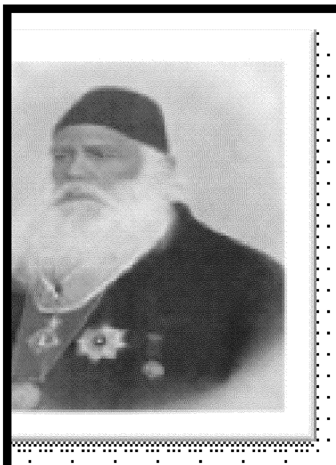

سرسید احمد خانصاحب سینے پر بڑے فخر سے سرکارِ برطانیہ کے عطا کردہ تمغے سجائے ہوئے۔

مشکل ہے۔ اوپر سرسید احمد خانصاحب کی تصویر دیکھیں کہ موصوف کس طرح انگریزی حکومت کے عطا کردہ تمغوں کو فخر سے سینے پر سجائے ہوئے ہیں۔ مُدیر نوائے وقت صاحب ذرا اِس پر بھی اپنی رائے کا اظہار کردیں۔ اور ساتھ ساتھ یہ بھی عوام کو بتا دیں کہ سید احمد صاحب کو 'سر' کا خطاب کِس اِسلامی حکومت نے دیا تھا اور وہ کون سی اسلامی خدمات تھیں جن کے عوض برطانوی حکومت نے اُنہیں تین نسلوں کے لئے وظیفہ عطا فرمایا۔ اُور ذرا اِس بات پر بھی اظہار رائے کریں کہ مسلمانوں کی یہ مُحسن ساری سرکار برطانیہ کا وفادار مُلازم رہا اور اُنہوں نے ۱۸۵۷ء انگریزوں جانیں بچانے میں نمایاں کردار ادا کیا۔

شاید مدیر صاحب کو یاد نہیں کہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد سرسید نے ایک کتاب لکھی جس کا نام اُنہوں نے 'اسباب بغاوتِ ہند' رکھا جنگ آزادی نہ رکھا۔ مدیر نوائے وقت صاحب سرسید تو مسلمانوں کی مسلح جہدوجہدِ آزادی کو بغاوت کا نام دیتے ہیں جہاد کا نہیں۔ اِس کے علاوہ اُنہوں نے ساری کتاب میں جنگِ آزادی کو شورش کا نام دیا اور اپنا

سارا زورِ قلم یہ ثابت کرنے میں لگایا کہ مسلمان تو حکومت برطانیہ کی وفادار رعایا ہیں اور مسلمانوں کو ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی جس کو وہ شورش قرار دیتے ہیں کا الزام دینا غلط ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے

شرم تم کو مگر نہیں آتی

لیکن سُنی مسلمانوں کے انگریزوں کی کاسہ لیسی کی کہانی تو اِس سے ایک سو سال پہلے پلاسی کے میدان میں شروع ہوئی جب سراج الدولہ کے نواب بننے سے اُس کی خالہ اور خالہ زاد بھائی میر جعفر جل گئے اور اُنہوں نے نواب کے دربار میں اُس کے خلاف ریشہ دوانیاں شروع کر دیں۔ انگریزوں کے خلاف لڑائی بند کر کے پسپائی کا مشورہ بھی میر جعفر نے دیا تھا۔ ۲ جولائی ۱۷۵۷ء کو محمد علی بیگ نے میر میراں جو کہ میر جعفر کا بیٹا تھا کے حُکم پر سراج الدولہ کا سر قلم کر دیا اور اُس تحریری معاہدے کے تحت جو انگریزوں اور میر جعفر میں طے پاتا تھا میر جعفر بنگال کو حُکمران بن گیا۔

مُدیر صاحب ذرا بتائیں کہ امریکنوں کے کہنے پر عراق کے ایران پر حملہ کرنے میں، سعودی عرب کے امریکنوں کی عراق سے پہلی جنگ کے تمام اخراجات کرنے میں یا پاکستان کے حکومتِ افغانستان کے سفیر کو ننگا کر کے مارنے کے بعد امریکہ کے حوالے کرنے میں اور جو میر جعفر نے کیا اُس میں کیا فرق ہے۔ مُدیر صاحب ایمان اور قوم فروش احمدی نہیں آپ اور آپ کے ہم عقیدہ ہیں۔

آگے چلیں اِس کے بعد ٹیپو سُلطان نے انگریزوں کے خلاف آزادی کی جنگیں لڑیں۔ میسور کی چوتھی جنگ میں سُلطان کی شکست اور شہادت کی وجہ یہ تھی کہ حیدر آباد کے نظام نے انگریزوں کو اتنی کمک مُہیا کی کہ انگریز فوجوں کی تعداد دوگنی ہوگئی۔ کبھی ۴ مئی کو ۱۷۹۹ء کے واقعات پر بھی خصوصی ضمیمہ شائع کر کے عوام کو بتائیں کہ کِس طرح سُنی غداروں نے پہلے انگریزوں کی کاسہ لیسی کر کے مسلمانوں کو تباہ کیا اور اب فرق صرف یہ ہے کہ انگریزوں کی جگہ امریکیوں کے لے لی ہے۔

اِس کے بعد آل انڈیا مسلم لیگ کی طرف آئیں۔ اِس کا آئین مولانا محمد علی جوہر نے لِکھا تھا۔ آئین کے شروع میں لیگ کے قیام کے مقاصد بیان کئے گئے تھے۔ اِن میں پہلے نمبر پر یہ لکھا گیا۔

To inculcate among Muslims a feeling of loyalty to the government and to disabuse their minds of misunderstandings and misconceptions of its actions and intentions.

یعنی کہ مسلمانوں میں سرکار سے وفاداری کے جذبات پیدا کرنا اور اُن کے ذہنوں سے اُس کے اقدامات اور ارادوں کے متعلق غلط فہمیاں دور کرنا۔ اُس کے اپنے آئین کے مُطابق یہ مسلم لیگ کا اولین مقصد تھا۔ یہ مولانا محمد علی جوہر کے لکھے الفاظ ہیں جنہیں آزادی کا علمبردار کہا جاتا ہے۔

بعد میں آنے والوں نے بھی یہ ہی ایجنڈا آگے بڑھایا۔ خطبہ الہ باد پڑھیں۔ اِس میں اقبال نے کہا کہ ہندوستان کے مغرب میں جو صوبے ہیں اُن پر مشتمل ایک بڑا صوبہ بنایا جائے۔ کس لئے؟ تاکہ یہ صوبہ شہنشاہ برطانیہ کے مفادات کا تحفظ کر سکے۔

اقبال جب لندن آئے اور اِس تقریر پر تنقید ہوئی تو اقبال نے اپنے لندن قیام کے دوران ٹائمز آف لندن کو لکھا تھا جس میں مسلمان اکثریت کے علاقوں کو اکٹھا کر کے ایک مُلک بنانے کا مقصد سرکارِ برطانیہ کا تحفظ تھا۔ یہ خط اِس مضمون کے آخر میں دیا گیا ہے اور اِس تصویر اِس ویب سائٹ پر موجود ہے

http://ahmadiyya.org/allegs/iqbal-lett.htm

’سر‘ محمد اقبال کو انگریزوں نے ’سر‘ کا خطاب کیوں دیا گیا یہ اُس خط سے ظاہر ہے! دوسرے الفاظ میں جو کردار پاکستان اب امریکہ کے لئے ادا کر رہا ہے اقبال کے مُطابق وہ کردار پاکستان نے برطانیہ کے لئے ادا کرنا تھا۔

کہانی تو یہاں ختم نہیں ہو جاتی۔ پہلی جنگ عظیم کے دوران ترکی جہاں ایک لولی لنگڑی خلافت قائم تھی نے جرمنی کا ساتھ دیا۔ ہندوستان کے سُنی جوق در جوق انگریزوں کی فوج میں

شامل ہوئے اور ترکوں کو شکست دینے میں انگریزوں کا ہاتھ بٹایا۔ ایک حربہ جو ہندوستان کے سُنیوں نے استعمال کیا وہ یہ تھا کہ ترکوں کے نزدیک پہنچ کر نعرہ تکبیر بُلند کرتے تھے اور تُرک یہ سمجھ کر کہ کمک پہنچ گئی ہے خندقوں سے باہر نکل آتے تھے اور ہندوستان کے سُنی اُنہیں مشین گنوں سے بھون دیتے۔

دوسری طرف انگریزوں نے کرنل لارنس کو سعودی عرب بھیجا اور وہابیوں سے ترکوں کے خلاف بغاوت کروائی۔ تُرک ایک طرف تو انگریزوں سے لڑ رہے تھے اور دوسری طرف ہندوستان کے سُنی اور سعودی عرب کے وہابی اُن کی پیٹھ میں چھُرا گھونپ رہے تھے۔

سُو مدیر صاحب نوائے وقت مہربانی فرما کر جواب دیں کہ جب سُنی جوق در جوق انگریزوں کے نوکر بننے کے لئے اور اُن کے لئے لڑنے کے لئے راضی تھی تو وہ کون تھا جو انگریزوں کے خلاف جہاد کرنے جا رہا تھا۔ اور ایک معمہ یہ بھی ہے کہ سُنی علماء نے تو حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو کافر قرار دے دیا تھا تو آپ سب اُن کے فتویٰ پر کیوں عمل کرتے رہے۔ آپ جاتے اور جہاد کرتے۔

Below is reproduced a letter Iqbal wrote to The Times newspaper of London when he was in London in 1931, which was published in The Times in its issue of October 12, 1931, on page 8. The text of this letter is also given in the book Letters and Writings of Iqbal published by the Iqbal Academy Pakistan from Lahore in 1967, reprinted in 1981 (pages 119–120). It is as follows:

Text of Iqbal's letter to The Times

Sir,— Writing in your issue of October 3 last, Dr. E. Thompson has torn the following passage from its context in my presidential address to the All-India Moslem League of last December, in order to serve as evidence of "Pan-Islamic plotting":

I would like to see the Punjab, North-West Frontier Province, Sind, and Baluchistan amalgamated into a single State. Self-government within the British Empire or without the British Empire, the formation of a consolidated North-West Indian Moslem State appears to me to be the final destiny of the Moslems, at least of North-West India.

May I tell Dr. Thompson that in this passage I do not put forward a "demand" for a Moslem state outside the British Empire, but only a guess at the possible outcome in the dim future of the mighty forces now shaping the destiny of the Indian sub-continent. No Indian Moslem with any pretence to sanity contemplates a Moslem state or series of States in North-West India outside the British commonwealth of Nations as a plan of practical politics.

Although I would oppose the creation of another cockpit of communal strife in the Central Punjab, as suggested by some enthusiasts, I am all for a redistribution of India into provinces with effective majorities of one community or another on lines advocated both by the Nehru and the Simon Reports. Indeed, my suggestion regarding Moslem provinces merely carries forward this idea. **A series of contented and well-organized Moslem provinces on the North-West Frontier of India would be the bulwark of India and of the British Empire against the hungry generations of the Asiatic highlands.**

Yours faithfully,

Muhammed Iqbal

St. James's court, S.W.1, Oct. 10.

شائع کردہ
احمدیہ انجمن اشاعت اسلام (لاہور) یوکے
15 Stanley Ave,Wembley, UK HA0 4JQ
www.virtualmosque.co.uk